© rasailojaraid.com



مرحوم کی ان تحریروں میں کہیں کہیں ثقیل اور نامانوس الفاظ اور ترکیبیں نظر آتی ہیں لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تحریریں اب سے ایک ربع صدی پہلے کی ہیں جبکہ علمی مصطلحات اُردو زبان میں آج کل کی طرح شائع و ذائع نہیں ہوئی تھیں۔ پھر ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرحوم طبعاً بہت جدت پسند اور غالب کے اندازِ بیان کے گرویدہ تھے۔ ارباب ذوق کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

**یارانِ میکدہ** از عبدالشکور صاحب ایم اے۔ بی ٹی (علیگ) تقطیع خورد ضخامت ۸۱ صفحات طباعت بہتر قیمت درج نہیں۔ پتہ:۔ مکتبۂ جامعہ دہلی۔ لکھنؤ و لاہور۔

اس کتاب میں مختلف اشخاص مثلاً مولوی، پنڈت جی، حافظ جی۔ ط ظ۔ اور قومی رضاکار وغیرہ ایسے گیارہ لوگوں کے کردار اور اُن کی خصوصیات کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا گیا ہے لیکن مزاح کے ساتھ سنجیدگی اور متانت کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان قلمی "چہروں" کے بعد "سکینہ" نامی ایک ڈرامہ ہے۔ زبان صاف ستھری اور انداز نگارش دلچسپ ہے۔ کتاب اوقاتِ فرصت میں پڑھنے کی چیز ہے

**ٹروٹسکی کا بیان** مترجم ایم ایم جوہر صاحب تقطیع خورد ضخامت ۱۸ طباعت و کتابت بہتر قیمت ۱۰/ پتہ:۔ مکتبہ جامعہ دہلی، لکھنؤ و لاہور۔

لیون ٹراٹسکی (جس کا ابھی پچھلے دنوں انتقال ہوا ہے) سویٹ روس کے اُن انقلابی رہنماؤں میں سے تھا جن کے ہاتھوں نے روس سے زاریت کا خاتمہ کر کے بالشویکی نظام کی بنیاد رکھی۔ لیکن لینن کے انتقال کے بعد جب اسٹالن جو ایک زمانہ میں خود ٹراٹسکی کے ماتحت ایک فوج کا افسر تھا، برسراقتدار آیا اور تمام ملک کی حکومت کی باگ ڈور اس کے قبضہ میں آ گئی۔ تو اُس نے پرانے اختلافات کے باعث ٹروٹسکی پر متعدد سنگین الزامات لگا کر اُسے جلا وطن ہونے پر مجبور کر دیا۔ لیکن اس کے بعد بھی ٹروٹسکی کے خلاف پروپیگنڈہ بڑے زور شور سے جاری رہا اور اُسے غدار، سازشی وغیرہ القاب سے تمام دنیا میں مشہور کر دیا گیا۔ یہ دیکھ کر امریکہ میں ایک کمیٹی بنی جس نے تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کے لیے ٹروٹسکی کو صفائی میں اپنا بیان



© rasailojaraid.com